میلاد، مدینہ اور محبت

27 ویں عالمی میلاد النبی ﷺ کانفرنس سے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب

(آخری حصہ)

مرتّب: اظہر الطاف عباسی   معاونت: مصباح کبیر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا زیرنظر خطاب (CD#1453) 27ویں عالمی میلاد کانفرنس 2011ء کے موقع پر ہوا جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے میلاد، مدینہ اور محبت کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس خطاب کے دو حصے ماہنامہ دختران اسلام ماہ اپریل، مئی 2011ء میں شائع ہوچکے جن میں شیخ الاسلام نے **لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد والد وماولد** کی آیات مبارکہ کو موضوع بحث بناتے ہوئے فضیلت کا معیار، مکہ و مدینہ کی فضیلت، مقام ولادت مصطفیٰ ﷺ کی قسم، لیلۃ القدر پر شب میلاد کی فضیلت اور محبت وعشق پر مبنی حقائق کو قرآن پاک کی آیات، احادیث مبارکہ اور ائمہ حدیث کے اقوال کی روشنی میں بیان فرمایا۔ اسی خطاب کا آخری حصہ نذر قارئین ہے:

اسی طرح یہ حدیث مکہ پر مدینہ کی فضیلت کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ، وَاِنِّی عَبْدُکَ وَاِنَّهٗ دَعَاکَ لِمَکَّةَ وَ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاکَ بِهٖ لِمَکَّةَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ. (مسلم، الصحیح، کتاب الحج، ۲:۱۰۰۰، رقم: ۱۳۷۳)

’’اے ہمارے رب (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لئے جیسی دعا کی تھی میں بھی ویسی بلکہ اس سے بڑھ کر (دوگنی) دعا مدینہ کے لئے کرتا ہوں (یعنی ہمارے شہر مدینہ میں مکہ مکرمہ سے دوگنی برکتیں نازل فرما)‘‘۔

اس حدیث کو امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابوعوانہ نے روایت کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی، مکہ کی برکتوں کے لئے دعا کی تھی جیسے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِناً وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلاً ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ. (البقرہ، ۲:۱۲۶)

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! اسے امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں کو طرح طرح کے پھلوں سے نواز (یعنی) ان لوگوں کو جو ان میں سے اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لائے، (اللہ نے) فرمایا اور جو کوئی کفر کرے گا اس کو بھی زندگی کی تھوڑی مدت (کے لیے) فائدہ پہنچاؤں گا پھر اسے (اس کے کفر کے باعث) دوزخ کے عذاب کی طرف (جانے پر) مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے''۔

ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کی دعا کی تھی پھر آپؐ نے فرمایا وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃ... میرے مولا میں تجھ سے اپنے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھتے ہیں محبوب دعا قبول ہوئی اب کتنی برکت کی دعا کرتے ہو۔ قربان جائیں یہ حق حبیب ﷺ کا بھی ہے۔ محبوب کے سوا ایسی لاڈ کی بات خدا سے کوئی اور نہیں کرسکتا۔ برکت تو میں دیتا ہوں محبوب بتاؤ کتنی برکت مانگتے ہیں۔

آقا ﷺ نے عرض کیا بِمِثْلِ مَادَعَاکَ بِہٖ لِمَکَّۃَ باری تعالیٰ! پہلے تو اتنی برکت دے جتنی دعائے ابراہیمی کے نتیجے میں مکہ کو دی وَمِثْلُہٗ مَعَہ اور پھر میری خاطر اتنی برکت مزید دوگنا کردے۔ اس سے حضور اکرم ﷺ کا مدینہ سے محبت حد درجہ پہلو نظر آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میرے آقا مدینہ کی محبت کی خاطر صرف یہیں تک نہیں رکے بلکہ دل چاہا اور ملے۔ فرمایا مکہ سے مدینہ کی برکت تین گنا کردے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْن. (مسلم، الصحیح، کتاب الحج، ۲: ۱۰۰۱، رقم: ۱۳۷۴)

باری تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں جتنی برکت مکہ کو دی ہے پہلے تو اتنی ہی برکت مدینہ کو دے دے تو مدینہ برکت میں سب سے پہلے مکہ کے برابر ہوگیا۔ یہ ایک برکت آگئی پھر فرمایا واجعل مع البرکۃ برکتین اور یہ برکت جو مدینہ کو مکہ کے برابر کررہی ہے اب اس پر مزید دوگنا برکتیں عطا کر۔ تو اب مدینہ کی برکت مکہ کی برکت پر تین گنا بڑھ گئی۔ اسی طرح ایک اور مقام پر آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃِ مِنَ الْبَرَکَۃِ. (بخاری، الصحیح، ابواب فضائل المدینہ، ۲: ۶۶۶، رقم: ۱۷۸۶)

جو برکت اہل مکہ کے لئے ہے اس سے دوگنا کردے۔

اسی طرح کہیں فرمایا مثلین کہ مکہ کی برکت سے دوگنا زیادہ مدینہ کی برکت کردے آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے کثرت کے ساتھ ایسی احادیث میں مدینہ کی برکت کی کثرت و زیادتی اور کئی گنا ہونے کو بیان کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کسی شخص کے بارے میں اگر یہ سن لیتے کہ وہ مکہ کو مدینہ سے افضل جانتے ہیں تو اس کو طلب کر لیتے اور پوچھتے کہ میں نے سنا ہے تم مکہ کو مدینہ سے افضل کہتے ہو؟ یہ مسلک عمر فاروق ہے اور اگر یہ غلو ہے تو فتویٰ ہم پر نہیں بلکہ حضرت عمر فاروق اعظمؓ پر جا کر لگائیے تو اس وقت سمجھ آجائے گی کہ ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن عیاض المخذ ومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا فاروقؓ کے پاس کسی کام کے سلسلے میں آئے کام کے بعد جب جانے لگے۔

فَلَمَّا اَدْبَرَ عَبْدُاللّٰهِ نَادَاهُ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّاب فَقَالَ: ا اَنْتَ الْقَائِلُ لِمَكَّةُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ؟ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَاَمْنُهُ وَفِيْهَا بَيْتُهُ. فَقَالَ عُمَرَ لَا اَقُوْلُ فِيْ بَيْتِ اللّٰهِ فِيْ حَرَمِهِ شَيْئًا. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: ا اَنْتَ الْقَائِلُ لِمَكَّةُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَاَمْنُهُ وَفِيْهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرَ: لَا اَقُوْلُ فِيْ حَرَمُ اللّٰهِ وَلَا فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا. ثُمَّ النْصَرَف.

جب عبداللہؓ واپس جانے کے لئے مڑے تو حضرت عمر بن الخطابؓ نے اسے بلایا اور کہا کیا تو نے یہ کہا ہے کہ مکہ مدینہ سے بہتر ہے؟ عبداللہؓ نے کہا میں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اور اس کا پرامن شہر ہے اس میں بیت اللہ ہے (میں اللہ تعالیٰ کے گھر اور حرم کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ میرا سوال ان شہروں کے بارے میں ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ بتا تو نے یہ کہا کہ کعبہ مدینہ سے بہتر ہے؟) پھر عبداللہ خاموشی سے چلا گیا''۔

(مالک، الموطا، کتاب الجامع، باب ماجاء فی امر المدینۃ، ۲:۸۹۴، رقم: ۱۵۸۶)

بلکہ میں تو کہتا ہوں مکہ اللہ کا حرم ہے اور امن کی جگہ اور اس کا گھر ہے تو آپؓ نے فرمایا: لا اقول۔۔۔ میں اللہ کے گھر کی اور اس کے حرم ہونے کی بات نہیں کررہا کھری کھری بات کرو کیا کہ تمہارا یہ کہنا مقصود ہے کہ لمکۃ خیر من المدینۃ. مکہ مدینہ سے بہتر ہے۔

(وہ حرم اور اللہ کا گھر ہے مگر کیا مکہ کو مدینہ سے افضل جانتے ہو؟ انہوں نے دوبارہ صفائی دی۔ امیرالمومنین نہیں میں نے صرف یہ کہا وہ مکہ اللہ کا گھر اور امن کی جگہ ہے۔ پھر آپؓ مطمئن ہوئے اور فرمایا جاؤ) یہ فاروق اعظمؓ کا عقیدہ ہے اور کیوں نہ ہوتا کیونکہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمادیا تھا کہ قیامت سے پہلے لوگو ایک وقت ایسا آئے گا جب پوری دنیا پر کفر چھاجائے گا: ایمان اور اسلام ہر طرف سے خارج ہوجائے گا، اسلام کا نام لیوا کوئی نہ رہے گا، ایمان واسلام سکڑتا جائے گا۔ پھر ساری دنیا سے نکل کر حجاز میں آجائے گا اور حجاز سے نکل کر بالآخر مدینہ میں آجائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اگر مسجد نبوی میں جائیں اور ریاض الجنۃ میں داخل ہوں تو دروازے پر یہ متفق علیہ حدیث آج تک لکھی ہے۔

اِنَّ الْاِیْـمَـانَ لَیَـأرِزُ عَلَی الْمَدِیْنَةِ، کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّةُ، اِلَی جُحْرِهَا. (مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، ۱:۱۳۱، رقم: ۱۴۷)

''ایمان اس طرح سمٹ کر مدینہ میں چلا جائے گا، جس طرح سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے''۔

جب اطراف و اکناف عالم اور پوری دنیا میں ایمان کی کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ ہر طرف سے سکڑتا سکڑتا مدینہ میں آکر ایمان اس طرح آکر بند ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنے بچاؤ کے لئے اپنے بل میں آکر بند ہوجاتا ہے جب روئے زمین پر کہیں ایمان نہیں بچے گا تو اس وقت بھی مدینہ ایمان کا گھر ہوگا، ایمان کی آخری منزل مدینہ ہوگی۔ یہ بات سمجھنے کے قابل ہے کہ ایمان کی آخری منزل مدینہ کی بجائے مکہ کیوں نہیں ہوگی؟ ایمان ہر طرف سے سکڑ کر پوری دنیا میں اس کے تین مرحلے ہوں گے۔ تینوں الگ الگ احادیث میں ہیں۔ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا سب سے پہلے پوری دنیا سے حجاز میں آجائے گا۔

(جامع ترمذی، ابواب الایمان، ۵:۱۸، رقم: ۲۶۳۰)

پھر عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں: حجاز میں آکر ایمان سکڑ کر مکہ اور مدینہ کی دو مسجدوں کے درمیان آکر رک جائے گا ادھر مکہ اور ادھر مدینہ یعنی دو مسجدوں کے درمیان میں آجائے گا۔ اسی طرح ایمان کی حفاظت کا آخری مرحلہ مدینہ سے ہی چل کر پھر مدینہ میں ہی بند ہوجائے گا۔ (مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، ۱:۱۳۱، رقم:۱۴۷)

پوری دنیا سے چل کر حجاز میں اور حجاز سے چل کر بین المسجدین حرمین اور حرمین سے چل کر مدینہ۔ ایمان کی آخری منزل کعبۃ اللہ اور مکہ کو کیوں نہیں بنایا؟ ایمان کی آخری منزل مدینہ اس لئے ہوگی۔ کہ یہاں مصطفیٰ ﷺ کی آرام گاہ بننا ہے۔

تو اس حدیث سے پتہ چلا کہ ایمان نسبت مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے۔ مصطفیٰ ﷺ جہاں ہوں ایمان وہاں جاتا ہے، جدھر مصطفیٰ ہوں ایمان کا مستقر، ایمان کا ملجا و ماویٰ اور ایمان کی حفاظت وہاں ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَـدَأ غَـرِیْبًـا، وسیعود غَرِیْبًا کَمَا بَدَأ، وَهُوَ یَأرِزُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّةُ اِلَی جُحْرِهَا. (مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، ۱:۱۳۱، رقم: ۱۴۶)

''اسلام ابتدا میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہوگا اور آخر دور میں اسلام دو مسجدوں

(کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی) میں اس طرح سمٹ جائے گا جیسے سانپ (سمٹ کر) اپنے بل میں چلا جاتا ہے‘‘۔

جیسے ابتدا میں اسلام اجنبی کے طور پر شروع ہوا تھا اس کا اختتام (end) بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس کے بعد مسجد حرام مکہ اور مدینہ کے درمیان آ کر رک جائے گا پھر سکڑتا سکڑتا ایمان تمام اشیاء سے نکلتا نکلتا مدینہ میں آ جائے گا۔ کَمَا بَدَأَ جیسے سانپ کو ہر طرف سے ڈر ہوتا ہے کہ لوگ اسے ماردیں گے تو وہ پھر اپنے بل میں آ کر حفاظت پکڑتا ہے اس طرح ایمان بھی ہر طرف سے نکل کر میرے مدینہ میں حفاظت پائے گا اور یہ ایمان محبت والا ایمان ہے۔ اس لئے یہ مکہ کا رخ نہیں کرتا بلکہ مدینہ کا کرتا ہے۔ مکہ مرکزِ عبادت ہے اور مدینہ مرکزِ محبت ہے۔ عبادت کے لئے مکہ کی طرف جایا جاتا ہے جیسے دوران نماز رخ مکہ (بیت اللہ) کا کرتے ہیں، مدینہ کا نہیں کرتے۔ اسی لئے عبادت کا رخ مکہ اور محبت کا رخ مدینہ ہے ایمان کو آخری زمانے میں جب اپنی حفاظت کی ضرورت ہوگی تو وہ مکہ میں پناہ نہیں ڈھونڈے گا بلکہ مدینہ (گنبد خضریٰ) میں پناہ ڈھونڈے گا اور محبت پر ایمان رکھنے والوں کو اس دور میں غرباء کہا جائے گا۔ جب پورے زمانے میں فساد برپا ہوگا تو اس وقت جو محبت کا درس دے کر لوگوں میں اصلاح کرنے والے ہوں گے۔ آقا ﷺ نے ان کو غرباء کے نام سے موصوف کیا اور فرمایا:

لِلْغُرَبَاءِ اِذَا فَسَدَ النَّاسُ. (احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۸۴)

جب دنیا میں فساد اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث موجودہ حالات کی عکاسی کر رہی ہے کہ آج دہشت گردی کا وقت آ گیا، فساد کی جنگ چھڑ گئی ہے۔ مسجدوں میں بم بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم ہلاک ہو رہے ہیں بے گناہ عورتیں مرد بچے قتل ہو رہے ہیں۔ مسجدوں اور Church پر بم گرائے جا رہے ہیں۔ غیر جنگجو (Non Combatant) گھروں میں بیٹھے ہوئے راتوں رات بموں سے مارے جا رہے ہیں۔ فَسَدَ النَّاسُ۔ جب دنیا میں، عالم انسانیت میں فساد ہو جائے گا۔ فساد کے زمانے میں محبت کا درس دینے والوں کو آپ ﷺ نے حدیث کے ذریعے مبارکباد دی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب ہر طرف فساد اور فتنہ ہو جائے گا، قتل و غارت گری ہو جائے گی، خون بہایا جائے گا۔

اس فساد کے زمانے میں بھی محبت اور امن کا درس دینے والے غرباء ہوں گے، جو محبت والے ہوں گے، وہ ایمان کو اپنے سینے سے لگائے ہوں گے۔ فرمایا: ان امتیوں کو مبارک ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

واللہ ان تربتھا لمومنہ ان الایمان لینخاف الیھا کما یحون السیل الغثاء.

جیسے سیلاب آ جاتا ہے تو جو چیز راستے میں ملتی ہے۔ درخت، پتے، ٹہنیاں وغیرہ سب چیزوں کو ایک ساتھ سمیٹتا ہوا سیلاب اپنی منزل کی طرف لے کر چلتا ہے۔ اسی طرح آخری زمانے میں ایمان اپنی ہر خوبی کو سمیٹتے ہوئے میرے مدینہ میں آجائے گا۔ (ابن ابی حاتم، علل الحدیث، ۱:۲۹۸، رقم:۸۹۷)

اسی طرح فرمایا خدا کی قسم مدینہ کی مٹی میں بھی ایمان ہے۔ ارے جس شہر کی مٹی میں آقا نے فرمایا ایمان ہے۔ جبل احد کو جب آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا خدا کی قسم یہ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، ج۴ ص:۱۶۱۰، رقم:۴۱۶۰)

آپ ﷺ نے مدینہ کی وادیوں سے پیار کیا۔ ایک بیمار شخص آیا تو میرے آقا ﷺ نے مدینہ کی مٹی اٹھالی، لب مبارک لگائے اور فرمایا اس شہر مدینہ کی مٹی کی برکت سے مولا تجھے شفا دے۔

(صحیح بخاری، کتاب الطب، ج:۵،ص۱۲۶۸، رقم: ۵۴۱۳)

مدینہ کی مٹی کو ایمان بنایا۔ شفا بنایا، خیر بنایا اور اسی طرح اللہ رب العزت کی محبت کا یہ عالم کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے جب مدینہ ہجرت فرمائی تو پہلے مکہ سے نکلے پھر مدینہ میں داخل ہوئے، اللہ رب العزت نے فرمایا: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا کی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا. (الاسراء: ۱۷ : ۸۰)

’’اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی (وخوش نودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (وخوش نودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ وقوت عطا فرمادے‘‘۔

باری تعالیٰ مجھے سچائی کے گھر میں داخل فرما اور سچائی کے گھر سے نکال مکہ سے خروج پہلے اور مدینہ میں دخول بعد میں تھا مگر مدینہ میں داخل ہونے کا ذکر پہلے کیا اور مکہ سے نکلنے کے بعد میں کیا مگر تاجدار کائنات ﷺ نے اتنا بھی گوارہ نہ کیا کہ پہلے یہاں مکہ سے نکلنے کو پہلے پھر مدخل صدق مدینہ میں داخل ہونے کو بعد میں بیان کردیتے چونکہ مکہ اور مدینہ کا اکٹھا ذکر ہورہا تھا آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت نے ایمان والوں کی سمت ایمان کی بنادی کہ مولا پہلے مجھے مدینہ میں داخل کر پھر مکہ سے نکال تاکہ میری امت اپنے ایمان کا مرکز مدینہ کو بنائے ایمان کی بنیاد محبت کو بنائے اور ان کی محبت کا رخ مدینہ ہو چونکہ میں مدینہ میں ہوتا ہوں۔ اس لئے آقا علیہ

الصلوۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں اٹھوں گا حشر ہوگا پھر میرے ساتھ اہل بقیع اٹھیں گے اور اس کے بعد اہل مکہ اٹھیں گے۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب المناقب، ۵:۵۸۵، رقم: ۳۶۱۱)

قربان جاؤں گویا حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ سے لے کر قیامت کے دن تک مدینہ کو ساتھ رکھا اور فرمایا۔

لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رعبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لها یومئذ سبعة اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ ملکان.

''مدینہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا، اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے''۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الحج، ۲:۶۶۴، رقم: ۱۷۸۰۔۱۷۸۱)

مدینہ کے ہر دروازے کے اوپر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میرے مدینہ میں نہ طاعون اور نہ دجال داخل ہوگا وہ ہر شے سے مدینہ کو بچا رہے ہیں تاکہ جب کہیں بھی ایمان نہ بچے تو اس کا مستقر مدینہ رہے ان تمام احادیث صحیحہ سے جو ایک سبق ملتا ہے کہ ایمان وہی خیر والا ہے جس کی بنیاد محبت پر ہوگی اور محبت برمبنی ایمان کا رخ مدینہ ہے۔ چونکہ حضور ﷺ کا مستقر آرام گاہ وہاں ہے تو جس نے جس قدر آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اپنی نسبت محبت، نسبت ظاہری، نسبت باطنی، نسبت جبی، نسبت اتباعی، نسبت ادبی و تعظیمی اور نسبت تقریبی و وصابی قائم کر لی تھی اور آج بھی جس نے تاجدار کائنات ﷺ سے اپنی نسبت قائم کر لی اسی کا ایمان بچ گیا۔ حضور ﷺ کی نسبت سے ایمان کیسے بچتا ہے کیونکہ ایمان اپنے آپ کو حضور ﷺ کے شہر میں جا کر بچاتا ہے۔ ایمان خود کو حضور ﷺ کے مدینہ میں جا کر بچاتا ہے تو ہمارا ایمان حضور ﷺ کی نسبت سے کیوں نہ بچے گا جو لوگ نسبت مصطفیٰ ﷺ سے جتنا دور ہوگئے وہ ایمان کی برکتوں سے اتنا ہی محروم ہوگئے۔ اسی لئے جب محبت کا ایمان وسیع ہوتا ہے تو پھر انسانیت سے محبت ہوتی ہے، نفرت نہیں ہوتی۔ دہشت گردی نہیں ہوتی، قتل و غارت گری نہیں ہوتی۔ Extremism، Radicalism اور Terrorism نہیں ہوتی پھر ہر شخص کے ساتھ بندہ پیار کرتا ہے ہر ایک کو سینے سے لگاتا ہے چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم لیکن میرے نبی کی شان رحمۃ للعالمینی ہے ساری کائناتوں کی رحمت سے پھر مرد مومن کی محبت بھی پوری انسانیت کے لئے شفقت و محبت عام ہو جاتی ہے۔